اندلس میں علمِ حدیث کا ارتقا، محمد احمد زبیری۔ ناشر: دارالنوادر، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۳۷۳۲۰۳۱۸۔ ۲۰۱۱ء۔ صفحات: ۲۵۶۔ قیمت: درج نہیں۔

طارق بن زیاد اور موسیٰ بن نصیر کے جنگی کارناموں کا مرکز سرزمین اندلس ایک عرصہ مسلم تہذیب کا گہوارہ بنی رہی جس کے آثار بزبانِ حال آج بھی اپنی داستان بیان کر رہے ہیں۔ اندلس کے سپوتوں میں شاطبی و قرطبی، ابن حزم و ابن رُشد، ابن عربی و ابن عبدالبر، ابن بیطار و ابن طفیل وغیرہ کے نام سرفہرست ہیں۔ ان مایہ ناز اور نابغۂ روزگار شخصیات نے قرآن، حدیث، فقہ، فلسفہ و کلام، تصوف و احسان، تاریخ و سیرت، طبیعیات و کیمیا اور طب و جراحت وغیرہ کے جملہ علوم میں دنیا کی رہنمائی کی۔ یہ بہت وسیع تاریخ ہے۔ علمِ حدیث اس کا ایک گوشہ ہے۔

زیرتبصرہ کتاب میں اسی گوشے کے ابتدائی خدوخال کو بیان کیا گیا ہے اور فتح اندلس سے لے کر پانچویں صدی ہجری تک علمِ حدیث کے میدان میں ہونے والی کاوشوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں اندلس کی مختصر تاریخ، جغرافیہ، معاشرتی حالات اور اقلیتوں کی صورتِ حال کا بیان ہے۔ دوسرے باب میں حدیث کی اشاعت کے پہلے مرحلے پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اولین محدثین کا تعیّن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تیسرا باب اشاعتِ حدیث کے دوسرے مرحلے کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ چوتھا باب پانچویں صدی ہجری کے محدثین کی تاریخ بیان کرتا ہے۔ اس تحقیق کے مطابق صحابہ کرامؓ کی اندلس آمد کے آثار بھی ملتے ہیں، تاہم اوّلین محدثین کے طور پر صعصعہ بن سلام سامی، معاویہ بن صالح اور غازی بن قیس کے نام سامنے آتے ہیں۔ اس ابتدائی دور میں موطا امام مالک حدیث کے طلبہ و علما کا مرکز رہی۔ حدیث کے دوسرے مرحلے میں اس ارتکاز میں کچھ وسعت پیدا ہوئی اور دیگر علماے حدیث کے اصول و آرا پر بھی توجہ ہونے لگی۔ اس مرحلے میں بقی بن مخلد اور ابن وضاح کے نام نمایاں ہیں۔ علمِ حدیث کے ارتقا کی اس تاریخ کے اختتامی عہد میں ابن عبدالبر، ابن المکویٰ، ابن الفرضی، ابوعمر والدانی، ابوالولید الباجی اور حسین بن محمد غسانی کاوشوں کا تذکرہ ہے۔ فاضل محقق نے بہت متوازن اور جامع انداز میں موضوع کا احاطہ کیا ہے۔ بنیادی مصادر سے رجوع کی بنا پر یہ تحقیق اہمیّت کی حامل ہے۔ (ارشاد الرحمٰن)